شراب کی حقیقت و مضرات

ڈاکٹر سید زاہد علی واسطی

شراب کی اقسام :- شراب میں الکحل ہی وہ محلل ہے جو کیف و سرور یا نشہ کی کیفیت اس کے استعمال کنندہ پر طاری کرتی ہے۔ مختلف ارتکاز کی الکحل مختلف قسم کی شرابوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ کچھ اقسام کی شرابوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جن کے سامنے الکوحل کی ارتکازی صد حجم بہ حجم تحریر ہے۔

وہسکی	۴۰ فیصد	جن	۵۱ - ۵۹ فیصد	واٹ ۶۹ -	۹ - ۱۳ فیصد
رم	۵۱ - ۵۹ "	واکر	۴۰ — ۵۰ "	برانڈی	۴۰ — ۵۰ "
پورٹ	۲۰ "	شیری	۲۰ — "	مے ڈیرا	۱۸ - "
کلے رٹ	۸ — ۱۲ "	شمپین	۱۰ — ۱۴ "	سی ڈر	۱۰ — "
ایل	۳ — ۷ "	پورٹر	۳ — ۷ "	بیئر	۲ - ۳ "
ہاکس	۹ — ۱۳ "	ایلی ربیقہ	۶ — ۱۲ "	کومیس	۱ — ۳ "

شراب کے نقصانات :- آیئے ہم آپ کو بتائیں کہ الکحل کے اثرات جسم کے مختلف حصوں پر کیا ہوتے ہیں۔

چند قطرے الکحل کے پانی میں حل کر کے پینے سے نظام انہضام کا عمل تیز ہو جاتا ہے بھوک بڑھتی ہے، غذا کو ہضم ہونے میں مدد ملتی ہے مگر مسلسل استعمال سے معدے کی جھلی ورم ہو جاتی ہے۔ اور سوزش بڑھتی ہے۔ چھوٹی آنت تک آتے آتے الکحل دوران خون میں داخل ہو جاتی ہے۔

جگر پر الکحل کا سب سے زیادہ اثر ہوتا ہے۔ جگر کے افعال میں اضمحلال پیدا ہوتا ہے اور جگر کے خلیوں میں چکنائی کے انحطاط ردّ عمل شروع ہو جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد متواتر استعمال سے ان خلیوں میں انحطاطی کی شدت ہوتی ہے۔

شراب زدہ یا بدیر چند خصوصی نوعیت کی کیمیائی کیمیابی کی متعدد بیماریوں کا پیش خیمہ ہو

جاتی ہے۔ دورانِ خون میں اس کے اثرات انعکاسی افعال کی شکل میں رونما ہوتے ہیں۔ جن سے حرکتِ قلب بڑھ جاتی ہے اور خون کی نالیوں کا پھیلاؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔

الکوحل کے جسم کے اندر جذب ہونے سے انسان کو گرمائی کا احساس ضرور ہوتا ہے، جس سے اعضاء میں تشنج بڑھ جاتا ہے اور زیادہ جذباتی کیفیت طاری ہوتی ہے۔

اس کے بعد عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ غنودگی طاری ہونے لگتی ہے اور خون کا دباؤ گر جاتا ہے۔ اعصاب پر بھی انحطاطی عمل شروع ہو جاتا ہے۔

زیادہ مقدار میں استعمال سے جلد پر اعصابی کیفیت نمودار ہوتی ہے جبکہ کم مقدار اور ہلکے ارتکاز کی الکوحل سے یہ کیفیت کم ہوتی ہے۔

بہر حال ارتکاز اور مقدار کے بموجب سب سے پہلے قوتِ فیصلہ پر اثر انداز ہوتی ہے، جس کی وجہ سے شرابی (تا وقتیکہ عادی نہ ہو) لڑکھڑانے لگتا ہے۔ جسمانی حرکات سے گرفت اٹھنے لگتی ہے۔ کبھی ہنستا ہے، کبھی چیختا ہے، کبھی روتا ہے۔ طرزِ کلام عام انسانوں سے یکسر مختلف ہوتا ہے اور کبھی کبھی بول و براز اعصابی کنٹرول سے بے قابو ہو جاتے ہیں۔

بیشتر جسمانی حرکات دماغ کے تابع ہوتی ہیں۔ مگر بہت سی حرکات خود کار بھی ہوتی ہیں اور بعض حرام مغز کے تحت ہوتی ہیں۔ مرکزی نظام اعصابی معطل ہو جانے سے ایک ضرب جو عام انسانوں کے لیے شدید یا مہلک ہو سکتی ہے۔ ایک شرابی اس کے احساس سے قاصر رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ شراب نوشی کے بعد ایک کار یا ٹرک کا ڈرائیور قوتِ فیصلہ کی گرفت سے باہر ہو کر گاڑی چلاتے وقت یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کا کنٹرول گاڑی پر پہلے سے زیادہ اچھا ہو گیا ہے اور مے نوشی کے بعد ڈرائیونگ میں وہ ایسے ایسے خطرات کی پرواہ کئے بغیر چلاتا ہے جتنا کہ وہ بغیر مے نوشی کے ہرگز ہرگز نہیں چلا سکتا تھا۔ جس کی وجہ صرف اعصاب کے اور اعضاء کے کنٹرولنگ سنٹر کے باہمی رابطہ کا قطع ہو جانا ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اس قسم کے حادثات رونما ہوتے ہیں۔

شراب ادویات میں: ہمارے گردو پیش کی دنیا میں ایک ایسا نظامِ معاشرت نہ صرف عملاً ہم پر محیط ہے۔ بلکہ ہمارے دل و دماغ پر اس کے اصول یا نظریات اس طرح چھا گئے ہیں کہ ہم جب کسی معاشرتی، اقتصادی، بین الاسلامی یا بین الاقوامی سطح پر سوچتے بھی ہیں تو ہمارے نقطۂ نظر کا نقطۂ انعکاس وہی ہوتا ہے جو مغربی اقوام نے ہم پر مسلط و منضبط

کر دیا۔ ہمارے ذہن، چال چلن، تہذیب و تمدن، اخلاق و عادات بحث و تحقیق، جواز و عدم جواز کے اصول و نظریات بھی دلوں سے محوِ خرام ہیں یہ طریقۂ سوچ جن نتائج پہ منتج ہوتا ہے وہ اصولاً غلط ہیں۔

اب اگر کسی مسئلہ پر مغربیت کے اصول و نظریات کی عینک چڑھا کر اسلام کے معاشرتی احکام میں کسی حکم پر نظر ڈالی جائے تو لامحالہ پردۂ بصارت پہ اس کا عکس اسی انداز سے پڑتا ہے جتنا محدب شیشہ عینک میں استعمال ہوا ہے۔ ایلوپیتھی طریقہ علاج میں ان افکار کی علت و حرمت کو معاشرتی مفکرین و فرنگی اساتذہ طب نے احکاماتِ قرآن و سنت نبوی سے بے بہرہ ہو کر اپنی اغراض و مصالح سے طریقہ علاج کے در پردہ ہمیں اساسِ اسلام کے فرامین سے بیگانہ کر دیا ہے۔

مروجہ ایلوپیتھی میں جتنے بھی ٹنکچر، اکوا اور اسپرٹ جو ادویات میں مکسچر بنانے کے کام آتے ہیں۔ ان سب میں الکوحل کا استعمال رائج ہے۔ اس کے علاوہ چند روز مرہ کی ادویات جن کی فہرست اور الکحل کی مقدار بھی آپ کی اطلاع کے لیے مرقوم ہے حسبِ ذیل ہے۔

۱- طاقت کی ادویات میں الکحل کی مقدار:۔

(بی جی فاس) ۱۱ فیصد (واٹر بری کمپاؤنڈ) ۹٫۲۵ فیصد (گرائپ واٹر) ۴۴ فیصد
(میٹاٹون) ۱۶ " (بی کمپلیکس کمپاؤنڈ شربت لی ڈورلے کمپنی) ۲۰ "
(وائی بردنا) ۱۸ " (ون کارنس) ۲۲ فیصد (فاسفوریسی ٹھن) ۱۴ فیصد (پلاز چیری شربت) فیصد

۲- زکام و کھانسی کی ادویات میں الکوحل کی مقدار:۔

(کوریبان کف سیرپ فائزر کمپنی) ۷٫۵ فیصد (ڈائی فن ہائیڈرامین، پارک ڈیوس کمپنی) ۱۴ فیصد (سائی ٹریکس ایبٹ کمپنی) ۵ فیصد۔

اول نمبر ادویات کے استعمال میں طاقت کا جزو سوائے الکحل کے اور کیا ہے جسے ہم خود کو طاقت ور بنانے یا سردی سے بچنے کے لیے پیتے ہیں اور اس حدیث کو بھول جاتے ہیں کہ جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ سردی میں ہم شراب استعمال کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا۔ (مسند احمد، بخاری، مسلم)

دوم نمبر ادویات زکام و کھانسی میں استعمال ہوتی ہیں۔ کیا الکحل کے استعمال کے بغیر کھانسی رفع نہیں ہو سکتی، کیا رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ "شراب علاج نہیں خود بیماری ہے اور ہرگز استعمال نہ کرو"۔ (بخاری، کتاب الحدود)

ان کے علاوہ ہومیو پیتھی میں تو تقریباً تمام ادویات میں الکحل ہوتی ہے ۔ چاہے وہ ایک قطرہ بھی کیوں نہ ہو" حرام شے حرام ہے۔" (ترمذی)

ایک مشہور ماہر غذائیات کی رائے :۔ ایک مشہور ماہر غذائیات پروفیسر شبٹر نے اعداد و شمار کے حوالے سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ترقی یافتہ مغربی معاشروں میں جتنے جان لیوا امراض موجود ہیں وہ شراب نوشی کا نتیجہ ہیں ۔ ان پروفیسر صاحب نے تو یہاں تک کہا ہے کہ پھیپھڑے اور زبان کے سرطان کا سبب تمباکو نوشی کو سمجھا جاتا ہے ۔ حالانکہ شراب زیادہ بڑا سبب ہے اور جو تمباکو نوش سرطان میں مبتلا ہوتے ہیں ۔ وہ شراب نوش بھی ہوتے ہیں ۔ ان پروفیسر صاحب کا تجزیہ یہ ہے کہ مغربی معاشروں میں جو مادی خوشحالی آئی ہے اس نے شراب کا چسکا لگایا ہے اور اسی نے ایسی پر تکلف غذاؤں کا استعمال بڑھا ہے ۔ جو دل ، جگر ، معدے ، دوران خون ذیابیطس اور گنٹھیا کے امراض کا باعث بن گئی ہیں ۔ الغرض روپے پیسے اور مادی وسائل کی فراوانی نے انسان کو ایسی علتوں کا شکار بنا دیا ہے ۔ جو نہ صرف جان لیوا امراض کو جنم دیتی ہیں بلکہ معاشرتی اعتبار سے بھی سنگین نتائج کی حامل ہوتی ہیں ۔

شراب کے خلاف ردِ عمل :۔ مغربی ممالک میں مے نوشی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ صاحبان عقل و خرد کے لیے یہ ایک مصیبت بن گئی ہے ۔ کثرت سے جنسی بے راہروی کے واقعات اور ڈرائیونگ کے حادثات نے ان کو سوچنے پر مجبور کر دیا ہے ۔ کہ اگر وہ اسی نہج پر چلتے رہے تو معاشرتی اور سماجی قباحتوں اور مشکلات سے مفر نہیں ۔ چند ممالک نے اس پر کنٹرول کے لیے مختلف طریقوں سے گرفت پانے کے اسباب تلاش کئے ہیں ۔

کینیڈا نے شراب اور لائسنسنگ ایکٹ باب ۳۸ صفحہ ۲۳۵ - ۲۵۹ مورخہ ۲۷ ، جون ۱۹۷۵ء دفعات ۳۹ اور ۴۰ کے تحت شراب کی فروخت پر پابندی لگادی ہے کہ کوئی شراب فروش نابالغ کو شراب فروخت نہیں کر سکتا ۔ معالج کے اجازت نامے کے باوجود بغیر کسی سرپرست کے کسی ایسے شخص کو شراب فروخت نہیں کر سکتا جو عمر میں کم معلوم ہو ۔ ایسا کرنے والا اس دفعہ کے تحت سزا کا مستوجب ہوگا ۔

امریکہ کے ایک اور ملک کوسٹاریکا نے قانون نمبر ۳۷ - ۴۱ ایس پی ایس مورخہ ، مئی ۱۹۷۴ء کے تحت ایک نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف الکوحل ازم قائم کیا ہے ۔ اس قانون کے تحت اس انسٹی ٹیوٹ کے حسب ذیل کام ہیں ۔

۱ ۔ شراب اور معاشرہ کے حالات پر ریسرچ کرنا ۔
۲ ۔ شراب کی روک تھام اور فروخت کرنے پر کنٹرول ۔
۳ ۔ شراب کی بڑھتی ہوئی شدت کو معاشرہ میں روکنا اور معاشرہ کی نفسیاتی ، حیاتی اور معیشی پہلوؤں پر ریسرچ کرنا ۔
۴ ۔ شراب کی عادت چھڑانے کے لیے ایسے ادارے قائم کرنا جہاں شراب پینے والوں کا علاج ہو سکے ۔

قانون ۸ ۔ ۴۸ ۔ ۴ ایس پی پی ایس مورخہ ۲۶ اگست ۷۴ ء کے تحت کوسٹاریکا میں قانوناً شراب کے طریقۂ تشہیر پر پابندی لگا دی گئی ہے ۔
نیشنل انسٹیٹیوٹ آف الکوحل ازم کو اختیارات دیئے گئے کہ اس کی تشہیر کے فنی پہلوؤں پر غور کرے اور پابندی کے عمل کی تجویزوں پر عمل درآمد کروائے ۔

فن لینڈ میں قانون نمبر ۳۸ ۔ ۱ مورخہ ۲۱ دسمبر ۷۴ ء کو شراب نوشی کی وجہ سے بیماریوں کے طریقۂ علاج پر عمل درآمد کرتے ہوئے پہلی مرتبہ دفعات مرتب کی گئیں اور یہ لازم قرار دیا کہ بجائے ایک علیحدہ ادارہ قائم کرنے کے موجودہ ہسپتالوں اور علاج گاہوں میں ایسے مریض کو جو شراب کے عادی ہوں ، داخل کیا جائے اور ادارہ سماجی فلاح و بہبود ایسے اشخاص کی نگہداشت کرے ۔

یو ۔ ایس ۔ اے میں بیورو آف نارکوٹکس ایکٹ مورخہ ۲۷ دسمبر ۷۲ ء ترمیم شدہ ایکٹ نمبر ۷۰ ۱۹ ء کے تحت ایک دفعہ ۴ ۔ ۳۰ میں انسانی فلاحی ریسرچ کمیٹی قائم کی گئی جس کو منشیات و الکحل کے تیار کردہ مشروبات کے کنٹرول اور روک تھام کی تدبیر سے متعلقہ مشاورتی کونسل سے رابطہ کر کے متعدد دفعات کے تحت اس پر پابندیاں لگائی گئیں ۔ بہرحال یہ تمام اسکیمیں اور قرار دادیں معاشرہ کے روبصحت ہونے کی نشانیاں ہیں ۔

اسلام نے تو پہلے ہی اس شے کو نجس قرار دیدیا ہے ۔ اگر اسلامی احکام و فرائض پر عمل کیا جائے تو بعد میں اس ناپاک چیز کے شاخسانوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوگی ۔